آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ۔ لو تمھیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنے

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۷ | بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء | نمبر ۱۰

فہرست مضامین

دیان ضلع گورداسپور سے ۲۰ - اکتوبر ۱۹۰۸ء کو صدر انجمن احمدیہ کے اہتمام سے شائع ہوا - چندہ سالانہ عہ/ طلباء سے عہ/

بک ڈپو میں تین ہی کتابیں

تمام خط و کتابت بنام مینیجر میگزین

عمدة الاحکام۔ اس کتاب میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی وہ تمام متفقہ حدیثیں جمع ہیں۔ جو احکامات کے متعلق ہیں۔ عربی عبارت پر اعراب دیئے ہوئے ہیں۔ اور بین السطور اردو میں ترجمہ کیا ہوا ہے۔ امامنا حضرت خلیفة المسیح والمہدی مولانا مولوی نورالدین صاحب نے اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے۔ ۲۱۰ صفحے کی کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸؍ فی جلد ہے۔ یہ کتاب پھر اس قیمت پر نہ مل سکیگی کیونکہ اصل شائع کنندہ ۱۲؍ جلد کے حساب سے فروخت کرتا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر عام طور پر جو اعتراض کیئے جاتے ہیں۔ انکے جواب ماسٹر عبدالرحمن صاحب نو مسلم نے بڑی خوبی سے دیئے ہیں ۱۳۰ صفحے کی کتاب ہے قیمت صرف ۴؍ فی جلد ہے۔

التبیان۔ حضرت اقدسؑ کے حکم سے حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب نے لکھی ہے۔ اس کتاب میں مس شیطان والی حدیث پر بڑی مبسوط بحث کیگئی ہے۔ ۸۳ صفحے کی کتاب ہے قیمت صرف ۱۰؍ ہے۔

نوٹ۔ بعض احباب کتابیں منگوانیکے وقت انکی قیمت کے ٹکٹ بھیجدیتے ہیں۔ وہ خیال رکھیں کہ ان قیمتوں کے علاوہ محصولڈاک کے لیئے بھی ٹکٹ بھیجا کریں۔ کیونکہ یہ اصل قیمتیں ہیں محصولڈاک انمیں شامل نہیں۔ مینیجر

صحیفہ۔ انجمن معارف حیدرآباد دکن (چادرگھاٹ) کا علمی اخلاقی۔ تاریخی۔ تمدنی۔ ادبی ماہواری رسالہ ایک عمدہ فرانسیسی ناول کا ترجمہ لیئے ہوئے ۵۲ صفحوں کے حجم سے بالالتزام شائع ہوتا ہے ایک لائق و فاضل ڈگری یافتہ جماعت اسکو دلچسپ بنانے کی کوشش میں مصروف ہے علاوہ نثر کے دلچسپ نظمیں جس سے اردو لٹریچر میں تازہ روح پھونکی جاتی ہے زیب اوراق ہوتی ہیں ملک کے مشہور معروف رسائل و اخبارات نے نہایت کشادہ دلی سے اس کا خیر مقدم کیا اور عزت افزا ریویو کیئے ہیں بایں ہمہ عام قیمت سالانہ تین روپیہ مع محصولڈاک۔ مینجر رسالہ صحیفہ حیدرآباد دکن (چادرگھاٹ) سے طلب فرمادیں۔

اصلی ممیرا۔ اور اصلی ممیرے کا سرمہ:۔ مصدقہ حضرت مسیح علیہ السلام وخلیفة المسیحؓ مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفة المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قیمت فی تولہ ممیرا قسم اول ۵؍ دوم ۴؍۔ سرمہ قسم اول ۱۲؍۔ دوم ۸؍۔ ہر قسم کی پشاوری لنگی۔ اور کلاہ مجھ سے خریدو۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مہدی آخر زمان

(سلسلہ کے لیئے ملاحظہ ہو ریویو آف ریلیجنز بابت ستمبر ۱۹۰۸ء)

پیشگوئی کا پورا ہونا

میں گذشتہ نمبر میں ثابت کر چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں دو الگ الگ شخصوں کے آنے کی پیشگوئی نہیں کی بلکہ ایک ہی شخص کے آنے کی پیشگوئی کی۔ مگر چونکہ اُس کے دو مختلف کام تھے اس لیئے وہ دو الگ الگ ناموں سے یاد کیا گیا۔ چونکہ اُس کا کام عیسائیوں کی اصلاح بھی تھی اور جیسا عیسیٰ بن مریم موسوی خلفاء میں سب سے آخر تھے اسی طرح وہ بھی محمدی سلسلہ میں آخری خلیفہ تھا اس لحاظ سے اُس کا نام عیسیٰ بن مریم رکھا گیا اور چونکہ اُس نے صرف عیسائیوں کی اصلاح کے لیئے ہی نہیں آنا تھا بلکہ اُمّت محمدیہ کے لیئے بھی اُس نے مجدد ہو کر آنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب بنکر مسلمانوں کی اصلاح بھی اُس نے کرنی تھی اس لیئے وہ مہدی کہلایا۔

مہدی اور مسیح کو ایک ثابت کرنے کے بعد اب مَیں حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی کے دعویٰ پر غور کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے چودھویں صدی کے سر پر آکر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مَیں اُن سارے دلائل کو یہاں پیش نہیں کرسکتا جن کے ساتھ اُنہوں نے اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے۔ اُن کے کُل براہین اور نشانات پر پوری بحث کرنے کے لیئے ایک ضخیم کتاب بھی مشکل سے کافی ہوگی۔ اس لیئے مَیں اس مضمون میں اُس شہادت سے باہر نہیں جاؤں گا جو مہدی کی احادیث سے اُن کے دعوے مہدویت کے متعلق ملتی ہے۔ اس مضمون میں میری غرض صرف یہی دکھلانا ہے کہ مہدی کی پیشگوئی جو احادیث و اخبار میں درج ہے وہ مرزا غلام احمدؐ علیہ الف الف صلوٰۃ میں پوری ہوچکی ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو شہادت مہدی کی احادیث و روایات سے آپ کے دعوے کی تائید میں ملتی ہے اگرچہ وہ آپ کی سچائی ثابت کرنے کے لیئے بالکل کافی ہے مگر وہ اُس مجموعی شہادت کا صرف ایک چھوٹا سا حصّہ ہے جو آپ اپنے دعوے مسیحیت و مہدویت کے ثابت کرنے کے لیئے پیش کی جاسکتی ہے۔ احمدؐ کی سچائی کے دلائل اس قدر بے شمار اور زبردست ہیں کہ جن دلائل کا اس مضمون میں ذکر کیا جاوے گا وہ اُن دلائل کے مجموعہ کے سامنے گویا کچھ بھی نہیں۔ میرے مضمون کا دائرہ صرف اُن احادیث و اخبار تک محدود ہے جو مہدی کے متعلق کتب احادیث و آثار میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بڑا ذخیرہ نشانات و حجج نیرّہ کا ہے جو احمدؐ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کو ثابت کرتا ہے مگر میرے مضمون کا دائرہ مجھے اجازت نہیں دیتا کہ مَیں مہدی کی احادیث سے باہر جاؤں۔ مگر پھر بھی جیسا ناظرین خود دیکھ لینگے جو شہادت، احادیث و اخبار متعلقہ مہدی سے ملتی ہے وہ بھی احمدؐ قادیانی علیہ الرحمۃ کے

دعوی مہدویت کو ثابت کرنے کے لیئے کافی سے بھی زیادہ ہے۔ اور اس میں کچھ بھی شک نہیں رہتا کہ مہدی کے آنے کی خبر یقیناً مرزا احمد قادیانی کے وجود باجود میں پوری ہو گئی۔ خدائے تعالیٰ آپ کی تربت پر رحمت کی بارش برسائے آمین

علامات صغریٰ و زمانہ ظہور مہدی

علامات صغریٰ سے مراد وہ علامتیں ہیں جن کا وجود مہدی موعود کے ظہور کے لیئے ایک پیش خیمہ ہے مہدی کا ظہور علامات کبریٰ میں سے ہے اور علامات صغریٰ کا وجود اس امر کی شہادت ہے کہ اب مہدی کا ظہور قریب آگیا۔ علامات صغریٰ کے متعلق خود مخالفین کی شہادت موجود ہے کہ وہ سب کی سب احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے پہلے وجود میں آچکی تھیں۔ چنانچہ حدیث الغاشیہ کا مصنف جو فرقہ وہابیہ اہل حدیث میں سے ہے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۹۸ پر سنہ ۱۳۰۱ھ میں لکھتا ہے۔ "علامات صغریٰ تو سب کے سب ظاہر ہو چکے۔ دنیا میں بھرپور ہر جگہ موجود ہیں ایک کی جگہ ہزار گنی ہوتی جاتی ہیں۔ بڑی علامتوں کا سرا نکلنا مہدی کا اترنا مسیح کا ہے اس کا وقت بھی معلوم نہیں لیکن جو نشانیاں متصل اس زمانہ ظہور و نزول کے ہونیوالی ہیں انکا لگا تو لگ چلا۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ یہ دونوں صاحب جلد رونق بخش ہونگے" صدیق حسن خاں اپنی کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۹۵ پر جو سنہ ۱۲۹۱ھ میں شائع ہوئی لکھتا ہے زمانہ فاطمی منتظر قریب الحصول و مرجو القرب است زیرا کہ ہر آئندہ نزدیک و ہر فائیت بعید می باشد و وقوع امارات صغریٰ بجمیعہا و تغییر عظیم عالم و اہل عالم و ضعف تام اسلام و رفع علم و شیوع جہل و کثرت فسق و فجور و بغض و حسد و حب شدید مال و قصر ہمت در تحصیل اسباب معاش و ذہول کلی از دار آخرۃ

وایثار کامل دنیا بر آخری امارات جلیہ و علامات بینہ قرب زمان ظہور اوست۔
یعنی مہدی فاطمی کے ظہور کا زمانہ اب قریب ہے تمام امارات صغریٰ ظاہر ہوچکی ہیں اور عالم اور اہل عالم میں ایک تغیر عظیم پیدا ہوگیا ہے اور اسلام بہت ضعیف ہوچکا ہے علم کم ہوگیا۔ اور جہل زیادہ ہوگیا۔ اور فسق و فجور بہت ہوگیا اور بغض اور حسد بڑھ گیا اور محبت مال اور طلب اسباب کا جوش از حد ہے۔ اور یہ مہدی کے قریب ظہور کے لیئے کھلی کھلی علامتیں ہیں۔ پھر اسی صفحہ پر لکھتا ہے۔
اما ملاحظہ انقلاب عالم و تقلب احوال بنی آدم کہ دریں زمان آخرست شاہد عدل ست برآنکہ پیش، ازیں رنگ گیتی بایں عنوان نبود شرح ایں ماجرا طوامیر طویلہ و دفاتر ثقیلہ می خواہد .... وآنچہ باقی است ہمیں ظہور مہدی موعود است تاکے اتفاق افتد وکدام وقت از ازمنہ آتیہ مرضی او تعالیٰ باشد۔ یعنی جو زمانہ میں انقلاب پیدا ہوگیا ہے اور لوگوں کا حال بگڑ گیا ہے وہ اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ اس سے پہلے زمانہ کا کبھی یہ رنگ نہیں ہوا۔ اس امر کی تفصیل کے لیئے بڑی ضخیم کتابوں کی ضرورت ہے .... بس اب مہدی موعودؑ کا ظہور ہی باقی رہ گیا ہے۔ دیکھیئے کس گھڑی واقع ہوتا ہے۔
اقتراب الساعہ کے صفحہ ۲۹۳ پر لکھا ہے۔ ”چھوٹی موٹی نشانیاں قیامت کی جو ہونیوالی تھیں وہ سب ہوگئیں بڑی نشانیوں میں ایک تو یہی حکومت نصاریٰ ہے.... دوسری نشانی ظاہر ہونا مہدی موعودؑ کا ہے۔ تیسری نشانی اُترنا عیسیٰ علیہ السلام کا ہے آسمان سے زمین پر سو پہلی نشانی تو اب موجود ہوگئی۔ یہ نشانی یہ کہتی ہے کہ اس کے قریب ہی دوسری تیسری نشانی بھی ظاہر ہونیوالی ہے۔“ پھر صفحہ ۱۴۲ پر لکھا ہے ”اب مادہ ظہور امام و روح اللہ علیہما السلام کا طیار ہے۔“
ایسی صریح شہادتوں کے بعد ضرورت نہ تھی کہ علامات صغریٰ پر زیادہ بحث

کی جاتی۔ مگر میں ناظرین کی اطلاع کے لیئے علامات صغریٰ میں سے چند علامتیں بطور نمونہ ذیل میں درج کرتا ہوں

۱۔ ایک علامت یہ ہے کہ نصاریٰ کی حکومت تمام زمین پر پھیل جاوے گی صدیق حسن خان حج الکرامہ کے صفحہ ۳۴۴ پر لکھتا ہے و ازانجملہ کثرت حکومت نصاریٰ است مسلم از مستور روایت کردہ کہ فرمود رسول خدا برپا شود قیامت و باشند روم بیشتر از ہمہ کس ۔ مراد بروم درینجا نصرانیاں اند کہ قریب زمانہ قیامت بسیار شوند و حاکم اکثر روئے زمین گردند۔ و مصداق ایں خبر از مدت یک صد سال بلکہ زیادہ در عالم موجود و مشہود است ۔ در رسالہ حشریہ نوشتہ چوں جملہ علامات حاصل شود قوم نصاریٰ غلبہ کنند و بر ملک ہائے بسیار متصرف شوند۔ اس علامت کو اکثر مصنفوں نے ذکر کیا ہے اور جس صفائی سے یہ علامت مہدی کے ظہور سے پہلے واقع ہوگئی تھی اُس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں تقوم الساعة والروم اکثر الناس۔ قرآن شریف میں ہے من کل حدب ینسلون اور حدیث میں غلبہ کا ذکر کر کے نصاریٰ کی تصریح کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں بھی کل حدب میں نصاریٰ کا ذکر ہے حدیث نے اس آیت کی شرح کر دی ہے۔

۲۔ ایک اور علامت علامات صغریٰ میں سے یہ تھی کہ اس اُمت کے لوگ خصوصًا وہ جو علماء کہلاتے ہیں یہودی صفت ہو جائیں گے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ احمد علیہ التحیۃ والسلام کے ظہور سے پہلے علماء نے کل یہودیانہ صفات کو اپنے اندر جمع کر لیا تھا۔ جو شخص مسیح کے زمانہ کے یہودیوں کا تیرھویں صدی کے علماء کی حالت سے مقابلہ کریگا اُس کو دونوں کی مشابہت میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔ نواب صدیق حسن خاں حج الکرامہ کے صفحہ ۲۷۱ پر

لکھتا ہے۔ ومنجملہ تغییر مردم است از انچہ از ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعًا آمدہ کہ فرمود آنحضرت صلعم لتتبعن سنن من قبلکم شبرًا بشبر و ذراعًا بذراعٍ حتّٰی لو سلکوا جحر ضب لسلکتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاریٰ قال فمن ۔ اخرجہ البخاری ومسلم ۔ وترمذی از عبد اللہ بن عمرو بن العاص روایت کردہ کہ فرمود رسول خدا صلعم لیاتین علیٰ اُمّتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتّٰی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃً لیکونن فی اُمّتی من یصنع ذٰلک ۔ وامروز مصداق اتم ایں خبر در اسلامیاں موجود ومشہود است ۔ یعنی علامات صغریٰ میں سے ایک لوگوں کی حالت کا بگڑ جانا ہے۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ہے کہ تم اپنے سے پہلے لوگوں کے عادات کی پوری پیروی شروع کردو گے یہانتک کہ اگر انہیں سے کوئی سوسمار کی سوراخ میں داخل ہوا تو تم بھی ایسا ہی کروگے دریافت کیا گیا کہ وہ تو یہودی اور نصاریٰ ہیں ۔ آپ نے جواب دیا اگر یہود ونصاریٰ ہیں تو پھر کیا ہوا ۔ یعنی تم بھی اُنہی کے عین مشابہ ہو جاؤ گے ۔ ترمذی میں ہے کہ میری اُمّت پر ایک زمانہ میں وہی حالت وارد ہوگی جو بنی اسرائیل پر وارد ہوئی تھی اور دونوں ایسے مشابہ ہو جائیں گے جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہانتک کہ اگر اُن میں کسی نے محرمات کے ساتھ جماع کیا تو وہی فعل تم بھی کروگے۔ اس کے بعد صدیق حسن لکھتا ہے امروز مصداق اتم ایں خبر در اسلامیاں موجود ومشہود است ۔ یعنی ان احادیث کا پورا مصداق آجکل کے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے ۔ پھر ایک اور حدیث میں ہے ۔ سیاتی علی الناس زمان ما یبقی من القراٰن الا رسمہ ولا من الاسلام الا اسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ ۔ نفقھاء ذٰلک الزمان شر فقھاء تحت

ظل السماء منهم خرجت الفتنة و الیهم تعود اخرجه البیھقی و ابن عدی۔
یعنی لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن میں سے سوائے نقش کے اور کچھ باقی نہ رہے گا اور اسلام کا صرف نام ہی رہ جائیگا۔ مسجدیں آباد ہونگی مگر ہدایت سے ویران ہونگی اور اُس زمانہ کے علمار بدترین خلائق ہوں گے۔ اُن میں سے ایک فتنہ نکلے گا جو پھر اُنہی کی طرف لوٹے گا۔ صدیق حسن اس حدیث کو صفحہ ۲۶۹ پر نقل کرکے لکھتا ہے۔ گویم مصداق تام این حدیث زمانہ ماست یعنی اس حدیث کا پورا مصداق ہمارا زمانہ ہے۔ صدیق حسن خاں اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ اُس کے زمانہ کے علمار بدترین خلائق تھے اور یہودیوں کے تمام صفات ان لوگوں میں جمع ہوگئے تھے۔ یہی علمار تھے جنہوں نے مہدی موعود کے ظہور پر مخالفت کا بیڑا اُٹھایا اور لوگوں کو روکنا چاہا کہ اُسکو قبول نہ کریں لیکن اُنکو ناکامی کا مُنہ دیکھنا پڑا اور بجائے اس کے کہ وہ خدا کے مرسل اور اُسکے سلسلہ کو نابود کریں خود موردِ غضبِ الٰہی ہوئے۔ اسی کی طرف حدیث میں اشارہ ہے کہ اُنہی میں سے فتنہ نکلے گا اور پھر اُنہی کی طرف لوٹ کر جائے گا۔

۳۔ ایک علامت یہ تھی کہ مہدی موعود کے ظہور سے پہلے قرآن شریف اُٹھ جائیگا اور اسلام ضعیف ہو جائے گا۔ حدیث میں ہے ما یبقیٰ من القرآن الا رسمه ولا من الاسلام الا اسمه اور میں اوپر صدیق حسن خاں کی شہادت نقل کر چکا ہوں کہ اس حدیث کا مضمون اُس کے زمانہ میں کامل طور پر پورا ہو چکا تھا۔

مذکورہ بالا علامات کے علاوہ اور بہت سی علامتیں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں۔

مثلاً

۴۔ تجارت کا پھیلنا یہانتک کہ تاجر زمین کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک

اپنا تجارت کا مال لے جائیگا۔

۵۔ قلم کا غلبہ ہوگا یعنی تحریریں بڑھ جائیں گی۔

اسی پیشگوئی کے مطابق خدائے تعالیٰ نے مہدی موعود کو قلم عطا کیا اور اُس کا قلم سب قلموں پر غالب رہا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی نے تلوار لے کر نہیں آنا تھا کیونکہ اُس کا زمانہ قلم کا تھا نہ تلوار کا۔ لوگوں نے اسلام پر قلم سے ہی حملے کیے اور قلم کا جواب قلم ہی ہونا چاہیئے تھا نہ تلوار۔ سو خدائے تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔

۶۔ شراب خواری کی کثرت۔

۷۔ زناکاری کا کھُلم کھُلا ارتکاب۔

۸۔ ناجائز ولادت والے بچوں کی کثرت۔

۹۔ خلاف وضع فطرت جرائم کا ارتکاب۔

۱۰۔ جھوٹی گواہی کی کثرت۔

۱۱۔ لوگوں کا دنیا میں محو ہو جانا اور روپیہ کا جمع کرنا۔

۱۲۔ کثرت ارتداد۔

۱۳۔ مختلف مذہبی خیالات کا پیدا ہو جانا۔ یہانتک کہ بیٹے کا مذہب باپ سے الگ ہونا اور بھائی کا بھائی سے الگ ہونا۔

۱۴۔ اسلام میں مختلف فرقوں کا پیدا ہو جانا۔

۱۵۔ ایسی عورتوں کا کثرت سے ہونا جو بظاہر لباس پہنے ہوئے ہوں مگر دراصل برہنہ ہوں۔

اس قسم کی بہت سی علامتیں لکھی ہیں جو سب کی سب مہدی کی آمد سے پہلے پوری ہو چکی تھیں۔

صدیق حسن خاں حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۵ پر لکھتا ہے۔ زمانہ من انشاء اللہ تعالےٰ همعنان زمانہ اوست اگرچہ تعیین وقت صحیح نشدہ یعنی مہدی کا زمانہ انشاء اللہ میرے زمانہ کے ساتھ ہم عنان یعنی بالکل ملا ہوا ہو اگرچہ ٹھیک وقت مقرر نہیں کیا جاسکتا پھر یہ تمنا ظاہر کرتا ہے کہ کاش مہدی میری زندگی ہی میں ظاہر ہوں۔ اور پھر اپنی اولاد کو وصیت کرتا ہے کہ اگر بتقدیر الٰہی از ادراک ایں سعادت عظمیٰ و موہبت کبریٰ محروم مانم و عمر مستعارم وفا نکند ایشاں ہرگز از خود بتقصیرے در ابلاغ ایں سلام برکت انجام میمنت التیام راضی نشوند و خویش را از دریافت ایں نعمت بے بدل و نصرۃ مہدی و عیسیٰ علیہما السلام بجان و مال معذور و مقصور و مجبور ندانند یعنی اگر میں تقدیر الٰہی سے اس نعمت سے محروم رہ جاؤں اور میری عمر وفا نہ کرے تو میری اولاد کو چاہیئے کہ وہ میرا اسلام مہدی و مسیح علیہما السلام کو پہنچائیں اور انکی نصرت سے کچھ دریغ نہ کریں۔ اس تمنا اور وصیت سے ظاہر ہے کہ صدیق حسن خاں کو مہدی موعود کے عنقریب ظاہر ہونے کا کس قدر یقین تھا۔ صدیق حسن خاں ابھی زندہ تھا کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی اور اس کا ایک نسخہ صدیق حسن خاں کو بھی بھیجا مگر ابھی آپنے اپنا دعوی مہدویت شائع نہیں کیا تھا کہ صدیق حسن خاں اس جہاں سے رخصت ہوا۔

اس قسم کی تمنا اور وصیت کرنیوالا صرف صدیق حسن خاں ہی نہ تھا۔ بلکہ کل اسلامی دنیا کی آنکھ اسی طرف لگی ہوئی تھی اور ہر ایک مسلمان کو مہدی کے قریب زمانہ میں ظاہر ہونے کا انتظار لگا ہوا تھا اور لوگ دعائیں کرتے تھے کہ خدا کرے کہ مہدی موعود انہی کی زندگی میں ظاہر ہو تا وہ اس کی زیارت سے مشرف ہو کر اس دنیا سے کوچ کریں بعض اولیاء اللہ اور علماء عظام مہدی کے ظہور کی تاریخیں بھی بیان کرتے تھے اور ان تاریخوں کے متعلق ایک عجیب بات یہ ہے کہ کوئی شخص

تاریخ بیان کرنے میں چودھویں صدی سے آگے نہیں بڑھا۔ یعنی آخری تاریخ جو مہدی کے ظہور کے لئے مقرر کی گئی تھی وہ چودھویں صدی کا آغاز تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے خدا سے الہام پاکر مہدیؑ کے ظہور کی تاریخ چراغِ دین بیان کی یعنی ۱۲۶۸ھ۔ یہ تاریخ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ بلوغ سے ملتی ہے۔ (ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴) اسی طرح حضرت نعمت اللہ ولی نے ایک پیشگوئی فارسی نظم میں شائع کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی موعود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ یہ بزرگ چھٹی صدی ہجری میں دہلی کے قریب رہتے تھے آپ کی نظم پہلی دفعہ ۱۸۶۸ء میں "اربعین فی احوال المہدیین" میں چھپی جبکہ ابھی حضرت مہدی موعودؑ نے دعویٰ مہدویت شائع نہیں کیا تھا۔ اس نظم میں سے چند شعر بطور نمونہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں

از نجوم ایں سخن نمے گویم	بلکہ از کردگار مے بینم
غین و رے (۱۲۰۰) سال چوں گذشت از سال	بوالعجب کاروبارے بینم
گرد آئینہ ضمیر جہاں	گرد و زنگ و غبار مے بینم
ظلمتِ ظلم ظالمانِ دیار	بے حد و بے شمار مے بینم
جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد	درمیان و کنار مے بینم
سکّہ نو زنند بر رخِ زر	درہمش کم عیار مے بینم
بعض اشجارِ بوستانِ جہاں	بے بہار و ثمار مے بینم
غم مخور زانکہ من دریں تشویش	خرمیِ وصل یار مے بینم
چوں زمستان پیچن بگذشت	شمسِ خوشش بہار مے بینم
دورِ او چوں شود تمام بکام	پسرش یادگار مے بینم
بندگانِ جناب حضرتِ او	سربسر تاجدار مے بینم

گلشن شرع را ہمے بویم — گلِ دین را بہارے بینم
تا چہل سال اے برادر من — دَورِ آں شہسوارے بینم
یدِ بیضا کہ با او تابندہ — بازو ذوالفقارے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر — علم و حلمش شعارے بینم
زینتِ شرع و رونقِ اسلام — محکم و استوارے بینم
ا ح م د دال مے خوانم — نام آں نامدارے بینم
مہدیِ وقت و عیسیِ دَوراں — ہر دو را شہسوارے بینم

یہ حضرت نعمت اللہ ولی علیہ الرحمۃ کی پیشگوئی میں سے صرف چند اشعار ہیں جو بطور نمونہ درج کیے گئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ الفاظ ایک ملہم کی زبان سے نکلے ہوئے ہیں اور کسی مفتری کا قول نہیں ہیں کیونکہ جو باتیں ان میں درج ہیں وہ عین وقت پر پوری ہوگئیں۔ اس نظم میں جو پیشگوئی لڑکے کے متعلق ہے وہ خود حضرت مہدی موعود کے الہامات کے مطابق ہے کیونکہ آپ کو خدائے تعالیٰ نے خبر دی کہ آپ کی اولاد میں سے خدائے تعالیٰ ایک شخص کو کھڑا کریگا جو آپ کا قائم مقام ہوگا اور جس کے ذریعہ دین اسلام کو بڑی ترقی ہوگی حضرت نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہدی موعود جو مسیح بھی ہوگا تیرھویں صدی کے خاتمہ پر ظاہر ہوگا۔ کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ جب ہجرت سے ۱۲۰۰ سال گذر جائیں گے تو اس کے بعد یعنی تیرھویں صدی میں بدی اور تاریکی پھیل جائے گی گویا تیرھویں صدی ایک تاریکی اور گناہ کی صدی ہوگی جس میں بدی کا زور شور سے دَورہ رہے گا مگر بدی کے دنوں کے بعد مہدی کے ظہور کا وقت آئے گا جیسا جاڑے کے بعد بہار آتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تیرھوی صدی تاریکی کی صدی تھی اور تیرھویں صدی کے خاتمہ اور چودھویں

صدی کے آغاز پر مہدی نے ظاہر ہونا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نعمت اللہ ولی اور شاہ ولی اللہ علیہما الرحمۃ صرف یہی دو بزرگ نہیں ہیں جنہوں نے مہدی کے ظاہر ہونے کا وقت بیان فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی تیرھویں صدی کے آخری حصہ میں ظاہر ہوگا بلکہ اور بھی بزرگوں نے خدا سے الہام پاکر اسی قسم کی پیشگوئیاں کیں قریباً پچاس سال کا عرصہ ہوا کہ خدا کے ایک مقدس آدمی گلاب شاہ نامی نے جو لدھیانہ کے قریب ایک گاؤں میں رہتا تھا اور جس نے پیش از وقت کئی واقعات کی خبر دیکر اس علاقہ میں شہرت حاصل کر لی تھی صاف طور پر خبر دی کہ عیسیٰ بن مریمؑ وفات پا چکے ہیں اور وہ واپس اس دنیا میں نہیں آئیں گے اور آخری زمانہ کا موعودؑ پیدا ہو چکا ہے قادیان میں رہتا ہے اور اس کا نام غلام احمدؑ ہے۔ اس نے یہ باتیں ایک بزرگ کریم بخش نامی کے پاس بیان کیں اور اس کو کہا کہ تو دیکھے گا کہ مولوی اس کے ساتھ کسقدر مخالفت کریں گے۔ جب حضرت مسیح و مہدی معہودؑ ۱۸۹۱ء میں لدھیانہ تشریف لے گئے تو کریم بخش نے اس شہادت کو ایک عام مجمع میں حلفاً بیان کیا اور کہا کہ لدھیانہ کے پاس بھی ایک قادیان ہے میں سمجھتا تھا کہ بزرگ مرحوم اس قادیان کا ذکر کرتے تھے جو لدھیانہ کے پاس ہے مجھے معلوم نہیں تھا کہ ضلع گورداسپور میں بھی کوئی گاؤں قادیان نام کا ہے۔ اس نے حلفاً اور روتے ہوئے اس شہادت کو ایک عام جلسہ میں بیان کیا مولوی لوگوں نے اسکو روکا اور اس کو بہت دُکھ دیا مگر اس نے کہا کہ میں اس شہادت کو چھپا نہیں سکتا۔ یہ شہادت میرے پاس ایک امانت تھی اور میرا فرض تھا کہ میں اس امانت کو ادا کرتا۔ جدھر جاتا تھا وہ رو رو کر اس شہادت کو ادا کرتا تھا اور اس کے جاننے والوں نے حلفیہ شہادت دی کہ یہ صالح

اور متقی شخص ہے اور عمر بھر میں انہوں نے اُسکو جھوٹ بولتے ہوئے کبھی نہیں سنا۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے بزرگوں نے مہدی کے زمانہ ظہور کی خبر دی مگر مَیں بوجہ خوف طوالت ان سب شہادات کو یہاں درج نہیں کرسکتا۔

پس نہ صرف احادیث اور روایات سے ہی اس امر کا پتہ لگتا تھا کہ مہدی موعود کا زمانہ ظہور تیرھویں صدی کا خاتمہ ہے بلکہ بہت سے ملہموں اور اہل کشف نے بھی خبر دی کہ مہدی موعود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہونے والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الآیات بعد المأتین یعنی علامات قیامت دو سو برس کے بعد ظاہر ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اس حدیث کے عام طور پر یہ معنے کیئے جاتے ہیں کہ جب ایک ہزار سال کے بعد دو سو سال گذر جائیں گے تو اُس وقت علامات کا ظہور شروع ہوگا یعنی دو سو سال ایک ہزار کے بعد شمار کرنے چاہیئے۔ صدیق حسن خاں حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۹۴ پر لکھتا ہے۔ در تحفۂ اثنا عشریہ گفتہ اہل سُنّت ہرگز دعویٰ مہدویت او را پیش از ہزار سال بلکہ زیادہ قبول نخواہند داشت زیرا کہ نزد ایشاں از مسلمات است کہ ظہور الآیات بعد المأتین یکہزار و دو صد از ہجرت مے باشد کہ بگذرد بعد ازاں علاماتِ قیامت شروع شود یعنی تحفہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ سُنّی مہدی کے دعوے کو ایک ہزار ہجری تک بلکہ اُس کے بعد بھی کچھ عرصہ تک قبول نہیں کرینگے کیونکہ اُن کے نزدیک یہ مسلم امر ہے کہ وہ دو سو سال جن کے بعد آیات نے ظاہر ہونا ہے وہ ایک ہزار سال کے بعد گننے چاہیئے یعنی اُنکے نزدیک ۱۲۰۰ھ ہجری کے بعد آیات کا ظہور شروع ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مہدی موعود ۱۲۰۰ھ سے

پہلے ظاہر نہیں ہو سکتے تھے اور یہ کہ جو علامات مہدی موعودؑ کی آمد کے لئے بطور مقدمہ کے تھیں انکا ظہور ۱۲۰۰ھ کے بعد شروع ہونا تھا۔ صدیق حسن خاں حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴ پر لکھتا ہے۔ وبعض از مشائخ واہل علم گفتہ اندکہ خروج او بعد از دوازدہ صد سال از ہجرت شود ورنہ از سیزدہ صد تجاوز نکند۔ یعنی بعض اہل کشف اور علماء عظام نے لکھا ہے کہ مہدی موعودؑ کا ظہور ۱۲۰۰ھ کے بعد واقع ہوگا اور کسی صورت میں ۱۳۰۰ھ سے تجاوز نہیں کریگا۔ پھر صفحہ ۳۹۵ پر لکھتا ہے۔ چوں ایں قرن کہ در شمار جمل از سنین ہجرت وے صلعم سیزدہم است نود سال گذشتہ ومہدی در عالم ظاہر نشدہ بخاطرمے رسد کہ شاید بر سر صد چہاردہم ظہور وے اتفاق افتد۔ یعنی موجودہ صدی میں سے جو کہ ہجرت کی تیرھویں صدی ہے ۹۰ سال گذر چکے ہیں لیکن مہدی ابھی تک ظاہر نہیں ہوا اور خیال گذرتا ہے کہ شاید مہدی موعود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو۔ تم کلامہ چونکہ مہدی موعودؑ اُمّت محمّدیہ کے لیئے ایک مجدّد تھا اس لیئے یہ عام اعتقاد تھا کہ مہدی صدی کے سر پر ظاہر ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجددین کے ظہور کے لیئے صدی کا سر ہی مقرر فرمایا ہے۔ اس لیئے مہدی موعودؑ ۱۳۰۰ھ یا اس کے قریب قریب سے پہلے ظاہر نہیں ہو سکتے تھے ۱۲۰۰ھ کے بعد آیات کا ظہور شروع ہونا تھا۔ اور ایک صدی میں ان آیات کی تکمیل ہو کر دوسری صدی یعنی ۱۳۰۰ ہجری کے سر پر مہدی کو ظاہر ہونا چاہیئے تھا۔ تیرھویں صدی آیات کی تکمیل کے لیئے تھی اور جب تک تیرھویں صدی اپنے خاتمہ کے قریب نہ پہنچتی مہدی ظاہر نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اُس کے لیئے ضروری تھا کہ وہ ایک صدی کے خاتمہ اور دوسری صدی کے آغاز میں ظاہر ہو۔ اس لیئے تیرھویں صدی کے خاتمہ سے پہلے پہل مہدی ظاہر نہیں ہو سکتا تھا۔ تیرھویں صدی علامات

صغریٰ کی تکمیل کے لئے تھی کیونکہ جیساکہ اہل سُنت کا مذہب ہے الآیات بعد المأتین کے یہی معنے ہیں کہ علامات ۱۲۰۰ھ ہجری کے بعد ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے اور تیرھویں صدی کے خاتمہ پر زمانہ اس امر کے لئے تیار ہو چکا تھا کہ مہدی موعودؑ ظاہر ہو۔ اس لئے جب تیرھویں صدی خاتمہ پر پہنچ رہی تھی تو سب کی آنکھیں مہدی موعودؑ کی طرف لگ گئی تھیں۔ ہر ایک منبر سے عوام الناس کو یہ خوشخبری سنائی جاتی تھی کہ مہدی عنقریب ظاہر ہونے والا ہے اور ہر ایک دل مہدی موعودؑ کے دیکھنے کے لئے اپنے اندر ایک جوش پاتا تھا۔ پس مہدی موعودؑ اپنے وقت پر ظاہر ہوا۔ جب تیرھویں صدی میں علامات صغریٰ کی تکمیل ہو رہی تھی تو اُسی صدی کے نصف میں مہدی موعود پیدا ہوئے۔ اور صدی کے آخری نصف میں آپ سن بلوغ کو پہنچے اور جب صدی خاتمہ پر آ رہی تھی تو مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوئے۔ اور چودھویں صدی کے پہلے ربع میں وہ سارے وعدے پورے ہوئے جو مہدی موعودؑ کے متعلق دیئے گئے تھے۔

جائے ظہور مہدی

اس امر کے ثابت کرنے کے بعد کہ مہدی موعودؑ عین اپنے وقت پر ظاہر ہوئے میں اب مہدی کے مولد و جائے ظہور کے سوال کی طرف ناظرین کی توجہ کو پھیرنا چاہتا ہوں میں اس مضمون کے پہلے حصہ میں دکھا آیا ہوں کہ روایات میں سخت اختلاف ہے کہ مہدیؑ کہاں ظاہر ہوگا۔ مہدیؑ کے ظہور کے لئے مختلف مقامات بیان کئے گئے ہیں احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مشرقی ملک میں ایک گاؤں میں پیدا ہوئے جس کا نام قادیان ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا احادیث میں اس امر کے متعلق کوئی شہادت موجود ہے یا نہیں۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں اُس شہادت کو پیش کروں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جو مختلف مقامات

مہدی کے ظہور کے لیئے بیان کیئے گئے ہیں اُن میں سے وہ کون مقام ہی جہاں
یہ عام طور یقین کیا جاتا تھا کہ مہدی ظاہر ہوگا۔ اور کس مقام کو دوسرے مقام
پر ترجیح دیجاتی تھی۔ ۔ میرے خیال میں اس کے متعلق صدیق حسن کا بیان
کافی ہوگا جو مَیں ذیل میں درج کرتا ہوں۔ حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۸ پر پہلے وہ اُن
مختلف مقامات کا ذکر کرتا ہے جہاں مہدی موعودؑ کا ظاہر ہونا بیان کیا گیا ہی
اور اخیر میں لکھتا ہے۔ گویم ابوداؤد از ام سلمہ در حدیث طویل آوردہ کہ
فرمود آنحضرت صلعم یکون اختلاف عند موت خلیفۃ فیخرج رجل
من اھل المدینۃ ھاربا الی مکۃ الحدیث۔ مراد بایں رجل مہدی است
و حدیث دال است بر آنکہ بر آمدن او ہم از مدینہ باشد چنانکہ تولدش اینجا بود
پس مصیر بسوئے مضمون ایں حدیث واجب است و باقی اقوال ساقط و
ظہورش بالاتفاق در مکّہ مکرمہ باشد۔ یعنی مَیں کہتا ہوں کہ ابوداؤد ام سلمہ
سے ایک لمبی حدیث بیان کرتا ہے اور اُس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ اُسوقت ایک
رجل یعنی شخص مدینہ سے نکلکر مکّہ کی طرف بھاگ کر جائیگا۔ رجل سے مراد
مہدی ہے اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی مدینہ ہی میں پیدا ہوگا
اور مدینہ ہی سے نکلیگا۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہم اس حدیث پر انحصار کریں
اور اس حدیث سے باقی سارے اقوال ساقط ہوجاتے ہیں اور یہ مسلمانوں کا
متفق علیہ عقیدہ ہے (جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے) کہ مہدی مکہ
میں ظاہر ہوگا۔ تم کلامہ۔

اِس حدیث کو اگر درست بھی مان لیا جاوے تو اس سے ہرگز یہ ثابت
نہیں ہوتا کہ مہدی مدینہ میں پیدا ہوگا اور مکّہ میں ظاہر ہوگا۔ اس حدیث میں

صرف ایک رجل کا ذکر ہے اور اس کا کوئی قطعی ثبوت ہمارے پاس نہیں کہ یہاں رجل سے مراد مہدی موعود ہی ہے۔ ایک اور لحاظ سے بھی یہ حدیث ہمیں اجازت نہیں دیتی کہ ہم اس کی بناپر یہ یقین کرلیں کہ مہدی موعودؑ مدینہ منورہ میں پیدا ہوکر مکہ معظمہ میں ظاہر ہوگا۔ پہلے میں اس حدیث کو مفصل نقل کرتا ہوں اور پھر دکھاتا ہوں کہ یہ کسقدر غلطی ہے کہ اس حدیث پر انحصار کیا جاوے اور اسی کی بنا پر یہ یقین کرلیا جاوے کہ مہدی موعودؑ کا مولد مدینہ منورہ ہے اور جائے ظہور مکہ معظمہ ہے۔ اصل الفاظ حدیث کے حسب ذیل ہیں۔ عن ام سلمۃ زوج النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفۃ فیخرج رجل من اھل المدینۃ ھاربا الی مکۃ فیاتیہ ناس من مکۃ فیخرجونہ وھو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف بھم بالبیداء بین مکۃ والمدینۃ فاذا رای الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصایب اھل العراق فیبایعونہ بین الرکن والمقام ثم ینشأ رجل من قریش اخوالہ کلب فیبعث الیھم بعثاً فیظھرون علیھم وذلک بعث کلب۔ الخیبۃ لمن لم یشھد غنیمۃ کلب فیقسم المال ویعمل فی الناس بسنۃ نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ اُسوقت اہل مدینہ میں سے ایک شخص نکلیگا اور بھاگ کر مکہ جائے گا۔ پھر مکہ والے اُس کے پاس آئیں گے اور اُس کی مرضی کے برخلاف اُس کو مکہ سے نکالکر رکن ومقام کے درمیان اُس سے بیعت کریں گے۔ پھر اُسکے برخلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو جنگل میں دھس جائے گا یعنی بالکل تباہ ہوجائے گا۔ جب لوگ اس بات کو دیکھیں گے تو شام سے اور عراق سے

پاک لوگ اس کے پاس آکر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے - پھر قریش میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کے ماموں قبیلہ کلب میں سے ہونگے - اور وہ ایک لشکر بھیجیگا مگر وہ لشکر مغلوب ہوجائے گا اور یہ لڑائی کلب کی لڑائی کہلائے گی اور افسوس اسپر جو کلب کی لوٹ پر حاضر نہ ہو - وہ شخص غنیمت کے مال کو لوگوں میں تقسیم کریگا - اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر چلیگا الخ -

جو قصّہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے وہ عبداللہ بن زبیر کے قصّہ سے بالکل ملتا ہے اس لیے اگر اس حدیث کو صحیح اور درست مانا جائے تو یہ حدیث عبداللہ بن زبیر کے حق میں پوری ہوگئی پس یہ حدیث ایک گذشتہ واقعہ کے متعلق ہے - اور اب یہ انتظار کرنا غلطی ہے کہ یہ حدیث کسی آئندہ زمانہ میں پوری ہوگی -

عبداللہ بن زبیر اُن لوگوں میں سے تھا جنہوں نے معاویہ کی وفات کے بعد یزید کی بیعت سے انکار کیا اور مدینہ سے بھاگ کر مکّہ معظمہ میں آکر پناہ گزین ہوا - بعد ازاں اُنکو بعض مسلمانوں نے خلیفہ تسلیم کیا اور مکّہ والوں نے اُنکے ہاتھ پر بیعت کی - بنو اُمیہ کا لشکر جو تعداد میں دو ہزار تھا عبداللہ بن زبیر پر حملہ کرنے کے لیئے شام سے روانہ ہوا - اس لشکر کا سردار یزید کا بھائی عمر نامی تھا عبداللہ بن زبیر نے ایک فوج جمع کی اور عبداللہ بن صفوان کو فوج کا سردار مقرر کیا - عبداللہ بن صفوان نے بنو اُمیہ کی فوج کو شکست فاش دی - یزید کا بھائی قید ہوکر قتل کیا گیا - اس کے بعد اہل مدینہ نے یزید کے برخلاف بغاوت کی - یزید نے مدینہ پر شام سے ایک لشکر بھیجا جس میں دس سے بارہ ہزار تک آدمی تھے اور مسلم بن عقبہ کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا - مسلم بن عقبہ نے مدینہ کو فتح کیا اور لوٹا اور اُس کے بعد مکّہ کی طرف روانہ ہوا لیکن رستہ میں مرگیا - اور اُسکی

جگہ حسین بن نعمان سردار لشکر مقرر ہوا۔ یہ شام کا لشکر مکہ معظمہ کا محاصرہ کر رہا تھا کہ یزید کے مرنے کی خبر پہنچی اور لشکر محاصرہ چھوڑ کر واپس دمشق کی طرف روانہ ہوا۔ یزید کے بعد معاویہ بن یزید تخت پر بیٹھا مگر چالیس دن کے بعد وہ بھی مرگیا۔ اس کے بعد مروان کو خلافت کے لیئے منتخب کیا گیا اس شرط پر کہ وہ یزید کی بیوہ سے جو یمن کے قبیلہ کلب کی ایک عورت تھی شادی کرلے۔ اور اُس عورت کے بیٹے خالد کو اپنا جانشین مقرر کرے۔ بعض لوگ خصوصاً قبیلہ قیس کے لوگ اس لیئے ناراض تھے کہ معاویہ اور یزید نے یمن کے قبیلہ کلب کی عورتوں سے شادی کی تھی۔ اس لیئے انہوں نے خالد کو جانشین قبول کرنے سے انکار کیا کیونکہ وہ کلبی عورت کا بیٹا تھا اور عبداللہ بن زبیر کے طرفدار ہو گئے اور ضحاک بن قیس کے ماتحت جو دمشق کا گورنر تھا بغاوت پر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مروان نے قبیلہ کلب کی مدد سے قبیلہ قیس کی فوج کو شکست دی اور اپنے بیٹے عبدالملک کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ مروان کی وفات کے بعد عبدالملک شام اور مصر میں خلیفہ تسلیم کیا گیا اور ابن زبیر عرب و عراق کا مالک رہا عبدالملک نے عراق بھی فتح کر لیا اور اب صرف عبداللہ بن زبیر کے پاس عرب کا ملک ہی باقی رہ گیا۔ ۷۲ہجری میں عبدالملک نے حجاج بن یوسف کے ماتحت ایک لشکر بھیجا جس نے شہر مکہ کا محاصرہ کر لیا جو عبداللہ بن زبیر کا دارالخلافہ تھا۔ یہ محاصرہ کئی مہینوں تک جاری رہا۔ آخر عبداللہ بن زبیر کے طرفدار بھوک سے تنگ آکر شہر سے نکل آئے اور اپنے ہتھیار ڈالدیئے۔ اُسوقت عبداللہ بن زبیر اپنی ماں اسماء کے پاس گئے جن کی عمر اسوقت ۱۰۰ سال کی تھی ماں نے اُنکو کہا کہ بیٹا تلوار کو ہاتھ میں لے کر لڑتے ہوئے مرجاؤ عبداللہ بن زبیر نے وہ رات کعبہ میں عبادت میں گذاری۔ صبح کے وقت کعبہ میں ہی فوج نے اُن پر حملہ

کیا اور عبداللہ بن زبیر اُن سے لڑتے ہوئے ۱۴ جمادی الاولی ۷۳ھ کو مر گئے۔

یہ ہے واقعہ عبداللہ بن زبیر کا اور ہم نے اسکو مفصل اس لیئے لکھا ہے تا ناظرین اس قصہ کا حدیث مندرجہ بالا کے مضمون کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ حدیث کا مضمون کسطرح عبداللہ بن زبیر پر چسپاں ہوتا ہے۔ جیسا حدیث میں ہے ایک خلیفہ (معاویہ) کی وفات پر اختلاف ہوا۔ کئی لوگوں نے اُس کے بیٹے یزید کو خلیفہ تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ عبداللہ بن زبیر بھی اُنہی میں شامل تھے۔ وہ مدینہ سے بھاگ کر مکہ معظمہ میں آئے مکہ والوں نے اُنکو خلیفہ تسلیم کر کے انکے ہاتھ پر بیعت کی۔ عبداللہ بن زبیر کے برخلاف شام سے ایک لشکر آیا مگر شکست فاش کھائی جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا میں ہے۔ بعض لوگ شبہ کرتے ہیں کہ اس موقعہ پر عبداللہ بن زبیر کے طرفداروں نے اس حدیث کو اپنی طرف سے گھڑا اور یہ کہکر لوگوں کو عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ملنے کی ترغیب دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ شام اور عراق کے پاک لوگ اُس کے پاس آئیں گے اور افسوس اُن لوگوں پر جو کلب کی لوٹ میں شامل نہ ہوں۔ جیسا اس روایت میں ہے عراق کے لوگوں نے عبداللہ بن زبیر کو خلیفہ تسلیم کیا اور نیز دمشق (ملک شام) کے گورنر ضحاک بن قیس نے بنو اُمیہ سے منحرف ہوکر عبداللہ بن زبیر کی طرفداری اختیار کی۔ پھر جیسا حدیث مذکورہ بالا میں ہے یزید کے ماموں جس نے عبداللہ بن زبیر کے برخلاف لشکر بھیجا تھا قبیلہ کلب میں سے تھے اور ایسا ہی اُس کے بیٹے خالد کے ماموں بھی قبیلہ کلب میں سے تھے کیونکہ معاویہ اور یزید نے قبیلہ کلب کی عورتوں کو بیاہا تھا اور بنو کلب بنو اُمیہ کے طرفدار ہوکر اُنکی لڑائیاں لڑتے تھے اسی واسطے حدیث

مذکورہ بالا میں قبیلہ کلب پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ غرض اس حدیث کا جب عبداللہ بن زبیر کے قصہ سے مقابلہ کیا جاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث عبداللہ بن زبیر کے متعلق ہے۔ بعض نے اس مشابہت کو دیکھکر یہ شبہ بھی کیا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کے حامیوں نے اُس کی تائید کے لیئے اور لوگوں کو ترغیب دینے کے لیئے کہ وہ عبداللہ بن زبیر کے ساتھ شامل ہوں اس حدیث کو وضع کر کے شائع کیا تھا۔ مگر ہمیں اس بحث میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں میری غرض صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ حدیث ایک گذشتہ واقعہ کے متعلق ہے جو عبداللہ بن زبیر سے تعلق رکھتا ہے اور اُسکی بنا پر یہ کہنا کہ مہدی موعودؑ مدینہ میں پیدا ہوکر مکّہ میں ظاہر ہوگا ایک صریح غلطی ہے۔ نہ صرف یہ بات ہے کہ اس حدیث میں مہدی کا نام نہیں بلکہ یہ حدیث صاف طور پر عبداللہ بن زبیر پر چسپاں ہوتی ہے۔ اور اسکو مہدی موعودؑ پر لگانا سخت غلطی ہے۔ اور میں صدیق حسن خاں کا حوالہ دیکر دکھا آیا ہوں کہ زیادہ تر اسی حدیث پر انحصار کر کے یہ کہا جاتا ہے کہ مہدی موعودؑ مدینہ میں پیدا ہوکر مکّہ میں ظاہر ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ مدینہ منورہ و مکّہ معظمہ سب سے زیادہ مقدّس مقام ہیں اس لیئے مسلمانوں کی طبیعتیں انکی طرف جھک گئیں اور جب روایات میں انہوں نے ان مقامات کے متعلق ذرہ بھی ذکر پایا تو فوراً اُن روایات سے تمسّک کیا اور جیسا اُن کی طبیعتیں پہلے اسی طرف مائل تھیں اُنہوں نے جلدی سے یہ یقین کر لیا کہ مہدی موعودؑ مدینہ منوّرہ اور مکّہ معظمہ میں ظاہر ہوگا اور دوسری روایات کو نظرانداز کر دیا۔ ورنہ انکے ہاتھ میں اس بات کے یقین کرنیکا کوئی قطعی ثبوت نہیں تھا کہ مہدی موعودؑ مکّہ و مدینہ میں ظاہر ہوگا۔ ان دونوں مقاموں کی قدسیت نے انکے اس اعتقاد کو پختہ کیا۔ برخلاف اس کے اگر احادیث پر غور

کیا جائے تو یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مہدی موعودؑ کا مقام ظہور مشرق تھا۔
چنانچہ میں اُن دلائل کو جن سے مشرق مہدیؑ کے ظہور کا مقام ثابت ہوتا ہے۔
ذیل میں درج کرتا ہوں۔

اوّل۔ ابو نعیم و ابن عساکر عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یخرج رجل من ولد حسن بن علی من قبل المشرق
لو استقبل به الجبال يهدها و يتخذ فيها طرقا یعنی حسن بن علی کی
نسل سے ایک شخص مشرق کی طرف سے نکلیگا جو اسقدر عالی ہمت ہوگا کہ
اگر پہاڑ بھی اُس کے سامنے آجائیں تو اُن کو گرا کر اُنہیں سے راستہ بنالیگا۔ اس
حدیث کے متعلق یقین کیا جاتا ہے کہ یہ مہدی موعودؑ کے متعلق ہے اور اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ مہدیؑ مشرق میں ظاہر ہوگا۔ اس حدیث پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے
کہ چونکہ یہ حدیث مہدی موعودؑ کو حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد سے قرار دیتی
ہے اسلیئے اس کے متعلق گمان ہوسکتا ہے کہ یہ کسی ہوا خواہ خاندان حسنؓ
کی دست برد اپنے اندر رکھتی ہو اس لیئے یہ اعتبار کے لائق نہیں اور اس سے
کوئی استدلال نہیں ہوسکتا۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اگر اس حدیث کو
موضوع بھی مان لیا جائے پھر بھی ہم اس حدیث کو بطور شہادت کے پیش کرسکتے
ہیں کہ مہدیؑ مشرق میں ظاہر ہوگا۔ موضوع احادیث سے بھی بہت کچھ
فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔ اس بات کے سمجھنے کے لیئے یہ دیکھنا چاہیئے کہ
اگر احادیث وضع کی گئی تھیں تو کس غرض کے لیئے وضع کی گئی تھیں اور
اگر احادیث میں دست برد کی گئی تھی تو کس غرض کے لیئے ایسا کیا گیا۔
اگر طرفداران خاندان حسنؓ یا حسینؓ یا عباسؓ وغیرہم نے کوئی حدیث وضع
کی تھی یا کسی حدیث میں کمی بیشی کی تھی۔ تو اس لیئے کی تھی کہ مہدیؑ کو اپنی

طرف منسوب کریں اور لوگوں کو یہ یقین دلائیں کہ مہدی موعودؑ ہمارے خاندان میں سے ہوگا۔ اس لیئے اگرچہ مہدیؑ کو کسی خاص خاندان کی طرف منسوب کیا جاتا تھا مگر عام طور پر مہدی کی طرف وہی صفات منسوب کیئے جاتے تھے جو حقیقی مہدی کے اوصاف تھے۔ یعنی جہانتک ممکن ہوتا تھا اپنے فرضی مہدی کو حقیقی مہدی کا لباس پہنایا جاتا تھا۔ اگرچہ اُس کی طرف ایسے امور بھی منسوب کیئے جاتے ہوں جو اُنکی اغراض کے لیئے مفید ہوں مگر عام طور پر سچے مہدی کے متعلق جو جو باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں وہ بھی اس کی طرف منسوب کی جاتی تھیں۔ اسطرح ہم ان روایات کے اس حصّہ کو چھوڑ سکتے ہیں جسمیں مہدی کسی خاص خاندان کی طرف منسوب کیا گیا ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ جو کچھ ان روایات میں مہدی کی نسبت بیان کیا گیا ہے وہ سراسر جھوٹ اور بے بنیاد ہے۔ چنانچہ جن احادیث میں مہدی کو مختلف خاندانوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے اُنمیں بہت سی ایسی باتیں بھی ہیں جو مشترک ہیں۔ اور یہ مشترک حصہ صحیح سمجھا جا سکتا ہے مثلاً اگرچہ احادیث میں مہدی موعود کی نسب کے متعلق اختلاف ہے مگر سب احادیث اس بات پر متفق ہیں کہ مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا بعد اسکے کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی پس یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ احادیث کا یہ حصّہ صحیح ہو۔ اسی طرح حدیث زیر بحث میں ہم اُس حصّہ کو رد کر سکتے ہیں جس میں لکھا ہے کہ مہدی حسن کی اولاد سے ہوگا مگر ہمیں کوئی چیز اس بات سے روک نہیں سکتی کہ ہم حدیث کے دوسرے حصّہ سے فائدہ اُٹھائیں جسمیں لکھا ہے کہ مہدی مشرق میں ظاہر ہوگا۔ کیونکہ کوئی وجہ بظاہر معلوم نہیں ہوتی کہ یہ حصّہ بھی جعلی ہو۔ حسن کی اولاد کہنے میں تو بعض کا فائدہ تھا مگر مہدی کے مشرق سے ظاہر ہونے میں کسی فریق کا فائدہ نہیں تھا۔ اس لیئے یہ حصّہ کسی خودغرضی

کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ اگر اس حدیث کو بالکل موضوع بھی مان لیا جاوے یا یہ سمجھا جاوے کہ اس میں کمی بیشی کی گئی ہے مگر اس حدیث سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ مہدی مشرق میں ظاہر ہوگا۔ اسی وجہ سے حدیث کے بیان کرنیوالے یا حدیث کے بنانیوالے نے یہ کہا کہ مہدی مشرق میں ظاہر ہوگا۔ ورنہ مشرق کے ذکر کرنے میں راوی کی کوئی ذاتی غرض معلوم نہیں ہوتی۔ ابتدائے اسلام میں مشرق میں ابھی کفر تھا اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مشرق کا پتہ نہ دیا ہوتا تو راوی کو یہ کبھی نہ سوجھتا کہ مہدی کے ظہور کے لئے مشرق کا ملک تجویز کرے۔ اس حدیث میں بے شک مہدی کا نام صریح طور پر نہیں آیا مگر اس حدیث کی نسبت یقین کیا جاتا ہے کہ مہدی ہی کے متعلق ہے کیونکہ مہدی ہی کی نسبت یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ حسن کی اولاد میں سے ہوگا۔

دوم۔ مہدی موعود کے مشرق سے ظاہر ہونیکے متعلق صرف ایک ہی حدیث نہیں بلکہ اور احادیث بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی موعود مشرق میں ظاہر ہوگا اور ان احادیث میں مہدی کا نام بالصراحت مذکور ہے اور اُن میں کسی خاص فرقہ یا خاندان کی طرفداری بھی نہیں پائی جاتی۔ ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یخرج ناس من المشرق یوطئون للمھدی یعنی سلطانہ یعنی مشرق سے آدمی نکلیں گے جو مہدی کی تائید کریں گے اور اُس کے سلطان کو زمین میں قائم کرینگے۔ اس حدیث سے پایا جاتا ہے کہ مہدی کے معین و مددگار مشرقی لوگ ہونگے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی مشرق میں ظاہر ہوگا اور مشرقی لوگ اُس کی اعانت کا شرف حاصل کرینگے اور اُنکو مہدی کے معاونین بننے کا فخر حاصل ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سوم۔ صدیق حسن خاں حجج الکرامہ کے صفحہ ۲۸۲ پر لکھتا ہے۔ وشادماں شوند

بودے عامہ مسلمانان بیشتر از خواص ایشان بیعت کنند اورا عارفان خدا از اہل حقائق بشہود وکشف وتعریف الٰہی - اورا رجال الہیون باشند کہ اقامت کنند دعوت اورا ونصرت دہند وایشان وزرار او باشند کہ حمل اثقال مملکت نمایند واعانت کنند بر چیزے کہ انداختہ است خدا در گلوئے او وایں ۹ نفر باشند بر اقدام رجال از صحابہ صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ ہمہ اعاجم باشند نیست درایشان عربی مگر کلام نکنند مگر در عربی - یعنی عام لوگ اور غربا خواص اور اُمرا کی نسبت اُسکو (یعنی مہدی موعود کو) زیادہ خوشی سے قبول کریں گے۔ عارف لوگ خوابوں اور الہامات کی رہنمائی سے اُس کی بیعت کریں گے۔ اُسکے ساتھ مقدس لوگ ہونگے جو اُس کی تائید اور نصرت کرینگے اور یہ لوگ بمنزلہ اُس کے وزرا اور مشیروں کے ہونگے اور جو کام مہدی کے سپرد ہوگا اُس کام میں وہ اُس کا ہاتھ بٹائیں گے - یہ مشیر تعداد میں ۹ ہونگے جو صحابہؓ کے نقش قدم پر چلیں گے اور جو عہد وہ خدائے تعالیٰ سے کریں گے (یعنی بیعت کا عہد) اُسکو پورا کرینگے۔ یہ سب عجمی لوگ ہونگے - اُنمیں سے ایک بھی عربی نہیں ہوگا مگر وہ عربی میں کلام کرینگے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی موعودؑ کے بڑے بڑے معاون اور مددگار جو بمنزلہ اُس کے وزرا کے ہوں گے سب کے سب عجمی ہونگے جو عربی جانتے ہونگے اور اُس میں کلام کرسکیں گے - اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مہدی موعودؑ عرب میں ظاہر نہیں ہوگا - یہ بات کسطرح ماننے میں آسکتی ہے کہ مہدیؑ عرب میں ظاہر ہو اور اُس کے اہل وطن میں سے ایک شخص بھی اُس کے وزرا وخواص المعاونین میں شامل نہ ہو اور اُس کے سارے بڑے بڑے مددگار عجمی ہی ہوں اور اُسکی روحانی مملکت کے سنبھالنے والے سب غیر عرب ہوں - جب اسکو دوسری حدیث کے ساتھ ملا کر دیکھا جاوے جس میں لکھا ہے کہ مشرقی لوگ مہدیؑ موعودؑ کی

مدد کریں گے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان عجمی معاونین سے مراد مشرقی لوگ ہی ہیں۔
پھر انکے ساتھ تیسری حدیث ملاؤ جس میں لکھا ہے کہ مہدی مشرق میں ظاہر ہوگا
اور جسکو میں اوپر درج کر آیا ہوں تو صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مہدی موعود کا
مقام ظہور مشرق ہی ہے وہ روایت جس میں لکھا ہے کہ مہدی کے بڑے بڑے
معاونین سب عجمی ہونگے لفظ بلفظ حضرت احمد قادیانی علیہ الرحمۃ پر چسپاں ہوتی
ہے اور جو جو باتیں اس میں بیان کی گئیں وہ سب کی سب آپکے حق میں بیّن طور پر
پوری ہوئیں۔ اس کو پڑھو اور دیکھو کہ یہ آپ پر کیسی صفائی سے صادق آتی ہے۔

چہارم۔ ایک اور حدیث جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی موعود مشرق میں
ظاہر ہوگا وہ ہے جس میں اُس کا مقام ظہور ایک گاؤں کدعہ نامی بیان کیا گیا ہے۔
کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ھ ہجری المقدس میں لکھی گئی۔ لکھا ہے۔ در اربعین
آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ ویصدقہ اللہ تعالٰے
ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اھل بدر بثلاث مائۃ
وثلٰثۃ عشرۃ رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ فیھا عدد اصحابہ
باسمائھم وبلادھم وخلالھم۔ یعنی اربعین میں بیان کیا گیا ہے کہ مہدی
ایک گاؤں کدعہ نامی میں ظاہر ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مہدی کدعہ نامی گاؤں سے نکلیگا۔ خدائے تعالیٰ اُس کی سچائی کی شہادت
دیگا۔ اور اُس کے اصحاب دُور دراز مقامات سے اُس کے پاس آئیں گے۔
اُن کی تعداد اصحاب بدر کی طرح ۳۱۳ ہوگی۔ اُسکے پاس ایک مطبوعہ کتاب
ہوگی جس میں اُس کے اصحاب کے نام بمعہ سکونت وغیرہ درج ہونگے۔ اس حدیث
میں مہدیؑ کا مقام ظہور صاف طور پر بتا دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے

کہ کدعہ قادیان نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ دونوں نام بالکل مطابق نہیں تو یہ ایک بیہودہ اعتراض ہے۔ قادیان ایک عجمی نام ہے اور اہل عرب کی یہ عادت ہے کہ وہ عجمی ناموں کو اصلی رنگ میں ادا نہیں کرتے بلکہ انہیں کچھ تغیر تبدل ضرور کر لیتے ہیں لنڈن کو کوئی عرب لنڈن نہیں کہیگا بلکہ لُندرا کہیگا اسی طرح انگلینڈ کو انجلترا کرکے بولیگا اور یہ عادت اہل عرب کے علاوہ اور ممالک کے لوگوں میں بھی پائی جاتی ہے اور یہ کہنا لغو ہے کہ جسکو اہل ہند قادیان کرکے پکارتے ہیں وہ ایک عرب کے باشندہ کی زبان پر کدعہ نہیں ہوسکتا اس کے علاوہ ممکن ہے کہ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو ادا کیا ہو راویوں کی زبان پر جاکر اس لفظ میں کچھ تھوڑا بہت تغیر ہوگیا ہو۔ پھر بھی قادیان اور کدعہ کے بولنے میں اس قدر مشابہت پائی جاتی ہے کہ ہم بغیر خوف تردید کے یہ دعوی کرسکتے ہیں کہ کدعہ سے مراد قادیان ہی ہے۔ مہدی موعودؑ قادیان میں ظاہر ہوا اور حدیث میں ہے کہ وہ کدعہ میں ظاہر ہوگا۔ اب ایک انصاف پسند آدمی کو اس بات کے قبول کرنے میں ذرا تامل نہ ہوگا کہ کدعہ سے مراد قادیان ہی تھی نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قادیان کا اصلی نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا جس میں سے آخر قاضی رہ گیا اب عوام الناس اسکو کادی کرکے پکارتے ہیں اور سرکاری کاغذوں میں کادیاں یا قادیاں کرکے لکھا جاتا ہے۔ اور کادی کا لفظ جو عام طور پر قادیان کے رہنے والے اور اردگرد کے لوگ استعمال کرتے ہیں وہ کدعہ سے بہت ہی ملتا ہے۔ غرض دونوں ناموں میں مشابہت کافی ہے اور جو ذرا سا فرق بولنے میں پایا جاتا ہے وہ بہت خفیف ہے اور ضروری تھا کہ اسقدر فرق ہو کیونکہ اوّل تو اہل عرب عجمی ناموں میں عموماً تغیر کرلیا کرتے ہیں دوسرے راویوں کی زبان پر آکر اور تقریر سے تحریر میں جاکر ممکن ہے کہ اس میں کچھ تغیر ہوگیا ہو۔ اب مہدی قادیان یا کدعہ میں آیا اور یہ کدعہ بھی مشرق میں ہے۔ اس سے بھی اس امر کی تائید

ٹریکٹ سپریز

چند روز ہوئے مَیں نے ایک تحریک میگزین کی توسیع اشاعت کے لیئے کی تھی جسپر مَیں سمجھتا ہوں بہت کم احباب نے توجہ کی ہے۔ خدائے تعالیٰ ان چند احباب کو جزائے خیر دے جنہوں نے اپنے بیش قیمت وقت کو اور خداداد ہمت کو اس طرف لگایا اور میگزین کی اشاعت میں قریب پچاس کے انکی توجہ سے ترقی ہوئی ہاں ان میں خصوصیت سے قابل ذکر میر قاسم علی صاحب کا اسم گرامی ہے جنہوں نے گیارہ خریدار کل کے کل اس سلسلہ سے تعلق بیعت نہ رکھنے والے پیدا کیئے اور قیمتیں بھی پیشگی وصول کر کے بھیجدیں۔ اس وقت میرے سامنے ایک عیسائی مذہبی رسالہ دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ ہے اس میں ایک چھوٹا سا نوٹ ہے جسکا ذکر شاید بعض دلوں کے لیئے فائدہ کا موجب ہو۔ ایک دوسرے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے ایک نوٹ میں یہ ذکر کیا تھا کہ دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ کے خریدار چار ملین یعنی چالیس لاکھ ہیں جسپر رسالہ مذکور لکھتا ہے کہ صاحب اخبار کو غلطی لگی ہے اور یہ بیان قبل از وقت ہے۔ اور کہ اس رسالہ کی اشاعت ابھی دس لاکھ سے بھی کچھ کم ہے اور پھر لکھتا ہے کہ شاید اخبار نے غلطی سے اس رسالہ کا نام بجائے چرچ ابراڈ کے لکھدیا ہے (یہ دوسرا رسالہ بھی اسی سوسائٹی کی طرف سے جاری ہے) جسکی اشاعت ۲۵ پچیس لاکھ ہے اور جو ماہوار نکلتا ہے۔ ایک ملک میں تو مذہبی رسالوں کی اشاعت کا یہ حال ہے اور ادھر ہم ہیں کہ دس ہزار تک رسالہ کے پہنچنے کے لیئے پانچ سال سے تحریک کر رہے ہیں مگر ابھی بمشکل پانچویں حصہ تک پہنچے ہیں۔ اور ہمارے بعض دوست اسی اشاعت پر ایسے مطمئن ہیں کہ آگے بڑھنے کی

شاید خواہش بھی انکے دلوں میں پیدا نہ ہوتی ہو۔

اسوقت میری غرض اس ذکر سے اور ہے۔ ہمارا رسالہ دو اور تین سو کے درمیان مختلف مقامات پر جاتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل ہزاروں رسالے ہیں جن میں سے اکثر لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ اور پھر ہزارہا سال کے دلوں میں جمے ہوئے عقائد جو فطرت کا جزو ہو گئے ہیں۔ اب ہمارے احباب غور فرما سکتے ہیں کہ اسقدر طاقتوں کے بالمقابل دو تین سو رسالہ سے کیا کام ہو سکتا ہے بیشک سچائی اپنے ساتھ ایک طاقت رکھتی ہے مگر اس سچائی کا کانوں تک پہنچانا بھی تو ضروری ہے۔ ابتدا میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں میں سے کوئی ایک ایسا جری طالب حق نکلا کرتا ہے جو کسی بات کی پروا نہ کرکے سچائی کو قبول کرے۔ مگر اس رفتار کے ساتھ جس سے ہم اسوقت چل رہے ہیں لاکھوں انسانوں تک پہنچنا ایک امر محال ہو رہا ہے۔ اس ضرورت کو ہمارے ایک مکرم دوست نے جنہوں نے پہلے بھی اشاعت اسلام میں باقی سب دوستوں سے بڑھکر مالی اعانت کا حصہ لیا ہے محسوس کیا (مجھے افسوس ہے کہ وہ اپنے نام کے اظہار کی مجھے اجازت نہیں دیتے اور پہلے بھی اکثر دفعہ انہوں نے اپنا نام مخفی ہی رکھا ہے) اور حضرت صاحبؑ کی وفات کے بعد ہی اس امر کی تحریک کی کہ ریویو میں جو بڑے بڑے اور مسلسل مضامین نکل چکے ہیں انکو ٹریکٹوں یعنی چھوٹے چھوٹے رسالوں کی صورت میں ہزارہا کی تعداد میں شائع کرکے مفت تقسیم کیا جائے۔ مجھے چونکہ اکثر چندوں کی تحریک کرنی پڑتی ہے اور میں اس بارگراں کو خوب محسوس کرتا ہوں جو اس چھوٹی سی احمدی قوم نے اسوقت اٹھایا ہوا ہے (چھوٹی سی قوم میں اس لیئے کہتا ہوں کہ واقعی وہ لوگ جو اعانت سلسلہ میں حصہ لینے والے ہیں انکی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہیں ہے)

معرفت چھپکر مفت شائع ہونا اپنے خرچ پر پسند کیا تھا مگر اُسوقت شاید بعض مشکلات آمدہ کی وجہ سے اس کار خیر میں انکو کچھ رکاوٹ پیدا ہوگئی تھی۔

اس تحریک میں میرا خطاب انجمنوں سے نہیں۔ بلکہ ہر ایک دوست سے الگ الگ ہے بالفاظ دیگر میرا یہ منشا نہیں کہ ہر جگہ انجمنیں اس کام کے لیئے چندہ کی فہرستیں کھولیں اگرچہ ایسا کرنے سے انکو روکنا بھی میرے وہم میں نہیں۔ مگر یہ بات مینے اس لیئے لکھی ہے کہ تا کسی دوست پر کوئی بوجھ نہ پڑے انشراح صدر سے جو کچھ کوئی چاہے اور جسقدر توفیق ہو دیدے۔ یہ کام سیکڑوں روپوں کا نہیں ہزاروں کا ہے۔ اسلیئے میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ جو احباب دل میں خواہش رکھتے ہوں مگر سردست نہ دے سکتے ہوں وہ بشرطیکہ اخیر دسمبر تک یعنی جلسہ سالانہ کے موقعہ تک روپیہ دے سکتے ہوں اپنے ارادہ سے مطلع فرماویں اس تجویز میں صرف انگریزی ٹریکٹوں کا چھپوانا ہی مدنظر نہیں بلکہ کسیقدر اُردو ٹریکٹ بھی اس ملک میں اشاعت کے لیئے چھپوائے جائینگے۔ ٹھیک ٹھیک اندازہ اسبات کا کہ کونسے مضامین پر ٹریکٹ چھپوائے جائینگے اور کسقدر تعداد میں۔ اسوقت ہو سکتا ہے جب چندہ کی مقدار کی کچھ تعیین ہو جائے۔ البتہ عام اطلاع کے لیئے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل مضامین کی اشاعت اسوقت مدنظر ہے۔

۱۔ فلسفۂ اسلام یعنی تقریر جلسہ مذاہب۔ ۲۔ توحید اور تثلیث کا مقابلہ۔ ۳۔ فارقلیط۔ عصمت و شفاعت۔ تناسخ۔ قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم اور دعاؤں کا مقابلہ۔ عیسائیت آریہ سماج اور اسلام کی تعلیم کا مقابلہ۔ اسلام کی برکات۔ برکات دعا۔ ضرورت وحی۔ کیا اصول اسلام حقیقی تہذیب کے موافق نہیں۔ پردہ۔ تعدد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی۔ سود۔ قرآن کریم کی حفاظت۔ احادیث کی صحت۔ اسلام بجواب سیل صاحب۔ اسلامی اور مسیحی جنگوں کا مقابلہ۔ اسلامی بہشت اور دوزخ۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ جو احباب اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور جسقدر حصہ لینا چاہتے

یہ وہ بھی مطلع فرماویں کہ آیا جلسہ سالانہ میں [illegible]

معرفت چھپکر مفت شائع ہونا اپنے خرچ پر پسند کیا تھا مگر اسوقت شاید بعض مشکلات آمدہ کی وجہ سے اس کار خیر میں انکو کچھ رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی۔

اس تحریک میں میرا خطاب انجمنوں سے نہیں۔ بلکہ ہر ایک دوست سے الگ الگ ہے بالفاظ دیگر میرا یہ منشا نہیں کہ ہر جگہ انجمنیں اس کام کے لیئے چندہ کی فہرستیں کھولیں اگرچہ ایسا کرنیسے انکو روکنا بھی میرے وہم میں نہیں۔ مگر یہ بات میں نے اس لیئے لکھی ہے کہ تاکسی دوست پر کوئی بوجھ نہ پڑے انشراح صدر سے جو کچھ کوئی چاہے اور جسقدر توفیق ہو دیدے۔ یہ کام سیکڑوں روپوں کا نہیں ہزاروں کا ہی۔ اسلیئے میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ جو احباب دل میں خواہش رکھتے ہوں مگر سردست نہ دے سکتے ہوں وہ بشرطیکہ اخیر دسمبر تک یعنی جلسہ سالانہ کے موقعہ تک روپیہ دے سکتے ہوں اپنے ارادہ سے مطلع فرماویں اس تجویز میں صرف انگریزی ٹریکٹوں کا چھپوانا ہی مدنظر نہیں بلکہ کسیقدر اردو ٹریکٹ بھی اس ملک میں اشاعت کے لیئے چھپوائے جائینگے۔ ٹھیک ٹھیک اندازہ اسبات کا کہ کون کونسے مضامین پر ٹریکٹ چھپوائی جائینگے اور کسقدر تعداد میں۔ اسوقت ہو سکتا ہی جب چندہ کی مقدار کی کچھ تعیین ہو جائے۔ البتہ عام اطلاع کے لیئے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل مضامین کی اشاعت اسوقت مدنظر ہے۔

۱۔ فلسفۂ اسلام یعنی تقریر جلسہ مذاہب۔ ۲ توحید اور تثلیث کا مقابلہ۔ ۳۔ فارقلیطہ۔ عصمت و شفاعت۔ تناسخ۔ قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم اور دعاؤں کا مقابلہ۔ عیسائیت آریہ سماج اور اسلام کی تعلیم کا مقابلہ۔ اسلام کی برکات۔ برکات دعا۔ ضرورت وحی۔ کیا اصول اسلام حقیقی تہذیب کے موافق نہیں۔ پردہ۔ تعدد ازواج۔ طلاق۔ غلامی۔ سود۔ قرآن کریم کی حفاظت۔ احادیث کی صحت۔ اسلام بجواب سیل صاحب۔ اسلامی اور مسیحی جنگوں کا مقابلہ۔ اسلامی بہشت اور دوزخ۔

میں امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور جسقدر حصہ لینا چاہتے ہیں وہ جلدی مطلع فرماویں گے تاکہ جلسہ سالانہ میں اس کارروائی کا اعلان ہو کر مکمل تجویز پیش ہو سکے۔ والسلام۔ مینیجر ریویو۔

ریویو

معیار الصادقین :- قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں جیسا کہ اسکے نام ہی سے ظاہر ہے وہ معیار بیان کیئے گئے ہیں جن سے صادق اور کاذب میں فرق ہو سکتا ہے اور ضمناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کو ثابت کیا ہے۔ اکثر لوگ جو صادقوں کی شناخت سے محروم رہ جاتے ہیں اسکی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ ان معیاروں پر کبھی غور نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے سچے اور جھوٹے کے درمیان رکھے ہیں۔ احقاق حق اور ابطال باطل کے لیئے ان اصول کا جاننا نہایت ضروری ہے جو معیار الصادقین میں بیان کیئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ احمدی جماعت کے لوگ اور عام مسلمان جو سلسلہ حقہ سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کتاب سے بہت فائدہ اٹھائیں گے۔ طرز بیان نہایت معقول اور مدلل اور ساتھ ہی مختصر ہے۔ ۴۰ صفحے قیمت ۲/ بدر پریس قادیان سے مل سکتی ہے۔

برہمو سماج کی طرف سے تین چھوٹے چھوٹے رسالے ریویو کے لیئے پہنچے ہیں ملک ہند کیلیئے ایک عظیم مسئلہ جسمیں بدلائل یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بعض پرجوش ہندو صاحبان جو قدیم ہند کی تہذیب کا مبالغہ کرکے اس طرف جھک گئے ہیں کہ اب اس ملک میں پرانے رسم و رواج اور پرانے زمانے کی تہذیب قائم ہونی چاہیئے غلطی پر ہیں قیمت ۱/ پرکال تت۔ جس میں حیات بعد الموت کے متعلق برہمو سماج کے خیالات کا اظہار ہے قیمت ۱/ تزئین الاخلاق۔ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسمیں یہ بتایا گیا ہے کہ کسطرح انسان اپنے خیالات پر قابو پاکر اعلیٰ اخلاق حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت ۲/

ضیاء الاسلام مراد آباد میں منجملہ اور مفید مضامین کے ایک مضمون جہاد پر بھی ہے یہ وہی مضمون ہے جو حضرت مرزا صاحب نے رسالہ جہاد میں لکھا تھا۔ مگر فاضل ایڈیٹر نے صرف "ایک بزرگ خادم اسلام" کے الفاظ پر قناعت کرکے اصل نام کو مخفی رکھا ہے۔ ہماری رائے میں ہمارے ایڈیٹروں کو اپنے ناظرین کا ہضم اسقدر بطیع بھی نہ ہونا چاہیئے کہ ایک امر حق کو محض انکی وجہ سے مخفی رکھا جاوے۔ مگر یہ بھی غنیمت ہے ابھی دو تین ماہ ہی گذرے ہیں اسی رسالہ میں غالباً ایڈیٹوریل مضمون میں حضرت مرزا صاحب کو سخت ترین دشمن اسلام قرار دیا گیا تھا۔